تسنیم فاطمہ * پروفیسر ڈاکٹر یوسف خشک **

اردو زبان و ادب کی ترویج میں پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی کا حصہ

Abstract: The Pakistan Study Center Karachi University is an academic and research orient institution. The very aim of establishment of the center has been focused to enforce "Pakistan study" as a subject to the level of Masters. Analogous historic, geographical, cultural, economic and political aspects of a typical Pakistani society is highlighted and upgraded through seminal work of Mphil and PhD courses carried out to promote the national solidarity, integration, unity and motivation in accordance with the ideology of Pakistan among the people of different region. On one hand, such research work is not only aimed to reveal national genesis but also to seek bastion of such values for which Pakistan was visualized. Since its very inception the institute has been committed to meet its assigned mission. Apart regular publication of Urdu and English literature since 1985, an English journal "Pakistan perspective" and a series of Urdu book "Pakistaniat" based on research work are published by the center. The inspiration and aspiration by such publication has aggrandized the prestige of the institution in the literary spheres. Moreover, the institution has so far conveyed national as well as international conferences on diverse issues regarding Pakistan Society. Dr. Syed Hussain Muhammad Jaffary (1st Director of the Center) and Dr.Syed Jaffar Ahmed (Present Director since 1998) have played very pivotal role in the development of the institute. About 22 number of publication on the different topics have been produced upto 2010 which is almost essence of thesis of Pre-doctorate and doctorate and have been converted in the shape of Books.

جامعہ کراچی ملکی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ جدید تحقیق اور زبان و ادب کی ترقی و ترویج میں بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ زبان کی ترقی و فروغ میں اس ادارے کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اس وقت جامعہ کراچی ایک بین الاقوامی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے اور جامعہ میں موجود ریسرچ سینٹرز جدید تقاضوں کے پیش نظر اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں ان سینٹرز میں پاکستان اسٹڈی سینٹر سر فہرست ہے۔ اس سینٹر نے جامعہ کراچی کی تحقیقی و تخلیقی صلاحیتوں کو نمایاں کرنے میں انتہائی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی سابق وائس چانسلر جامعہ کراچی، پاکستان اسٹڈی سینٹر کے پہلے دوروزہ سیمینار ''پاکستانی معاشرہ اور ادب'' کے صدارتی خطبہ میں سینٹر کی خدمات کو خراج تحسین کچھ اس طرح پیش کرتے ہیں،

* پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، شاہ عبد اللطیف یونیورسٹی، خیر پور

** پرووائس چانسلر، شاہ عبد اللطیف یونیورسٹی، خیر پور۔

"پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی کا وہ تعلیمی و تحقیقی ادارہ ہے جو مشترکہ ذہنی، فکری، تاریخی، تہذیبی اور لسانی عوامل کو تلاش و تحقیق کے لیے وجود میں آیا، تاکہ قومی یک جہتی کو فکری سطح پر فروغ حاصل ہو۔ اس کے دائرے میں مطالعہ پاکستان بھی شامل ہے اور وہ سب مطالعات بھی جن کا تعلق پاکستان کی جدید و قدیم زندگی اور اس کے تاریخی و فکری پس منظر سے ہے۔"(۱)

مزید برآں ڈاکٹر جمیل جالبی اپنے دوسرے خطبے میں پاکستان اسٹڈی سینٹر کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار اس انداز میں کرتے ہیں:

"اس مرکز کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ مختلف علوم کے اشتراک و امتزاج سے ان" مشترک ذہنی، فکری، تاریخی، تہذیبی اور لسانی عوامل کی تلاش و تحقیق کرے جن سے قومی یک جہتی کو فکری سطح پر فروغ حاصل ہو تاکہ اس عمل سے ہم اپنی قومی شناخت کو دریافت اور اسے ٹھوس بنیادیں فراہم کر سکیں"۔(۲)

جمیل الدین عالی پاکستان اسٹڈی سینٹر کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں؛

"مجھے خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے ملک کی جامعات کے نوجوان طلبا و طالبات ریسرچ میں سنجیدہ ہیں اس سے پاکستان اسٹڈی سینٹر (کراچی) کے بھی معیار و مرتبے کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نوجوان ذہنوں کو صرف ڈگریاں نہیں بانٹ رہا بلکہ واقعی پاکستان کے حوالے سے مختلف موضوعات پر کام کی ترغیب اور تحقیق سے ذمہ دارانہ وابستگی کا احساس ان کے دلوں میں پیدا کر رہا ہے"۔(۳)

پاکستان اسٹڈی سینٹر کے قیام کے متعلق سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر سید جعفر احمد کہتے ہیں،

"1976 میں قومی اسمبلی کے ایک ایکٹ XXVII کے تحت ملک کے مختلف جامعات میں پاکستان اسٹڈی سینٹرز قائم کیے گیے جن میں جامعہ کراچی، جامعہ سندھ، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پشاور یونیوسٹی اور قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد شامل ہیں اسلام آباد میں قائم ہونے والے سینٹر کا نام" نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پاکستان اسٹڈیز" رکھا گیا۔ جامعہ کراچی میں پاکستان اسٹڈی سینٹر نے 1983 میں کام شروع کیا ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری اس کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے تو پھر جامعہ کراچی نے ایک بلڈنگ میں کچھ کمرے دے دیے اس طرح اس سینٹر کا آغاز ہوا جبکہ حالیہ بلڈنگ میں 1992 میں شفٹ ہوئی جس کے لیے یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے گرانٹ فراہم کی۔ ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری کی کوششوں سے اسی سال ایم اے کے کلاسز کا آغاز ہوا جبکہ سینٹر میں پہلے تین لیکچرر کا تقرر اپریل 1984 میں ہوا جن میں

خود میں یعنی "ڈاکٹر سید جعفر احمد"، دوسرے محبوب پوپٹیا اور شفیق الرحمن شامل تھے جس کے بعد ہم چار لوگوں کی ٹیم نے بیٹھ کر سارے کورسز ترتیب دیے، دو سالہ ایم اے میں 20 کورسز پڑھاتے ہیں جو کے چار سیمسٹر پر مشتمل ہے اور ہر دو سال کے بعد کورسز کی تجدید ہوتی ہے اس کے علاوہ ہمارے ہاں سے اب تک 121 ایم فل اور 20 پی ایچ ڈی کے اسکالرز سند لے چکے ہیں"۔(۴)

پاکستان اسٹڈی سینٹر ایک تدریسی و تحقیقی ادارہ ہے اس سینٹر کے تشکیل کا بنیادی مقصد ایم اے کی سطح پر 'مطالعہ پاکستان' کی تعلیم بحیثیت ایک مضمون دی جائے اس کے علاوہ ایم فل، پی ایچ ڈی پروگرامز اور دیگر علمی منصوبوں کے ذریعے پاکستانی معاشرے، مذہب و ادب، سیاست، جغرافیہ وغیرہ کے بارے میں تحقیقی کام کیے جائیں جن سے ایک جانب قومی زندگی کے دلکش تنوعات نمایاں ہو کر سامنے آسکیں اور دوسری طرف اس کے مشترکہ اقدار اجاگر ہو سکیں تاکہ ایک ایسے ہم آہنگ قومی وجود کے نقش ابھر سکیں جو قیام پاکستان کا منطقی مطالبہ ہے اور جس کا حصول استحکام پاکستان کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس سینٹر نے پاکستان کی ہر زبان و ادب کو یکساں طور پر اہمیت دی جس کی وجہ سے ملک بھر سے طلبہ حصول علم کے لیے اس سینٹر کا رخ کرتے ہیں اور سینٹر سے فارغ التحصیل طلبہ و طالبات اس وقت ملک کے طول و عرض میں کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کی سطح پر تدریس میں مصروف ہیں۔ سینٹر نے قومی زندگی کے اہم موضوعات پر قابل قدر تحقیقی کام بھی کیا ہے سینٹر کی انگریزی اور اردو مطبوعات میں مستقل نوعیت کی تصانیف کے علاوہ 1996 سے ایک انگریزی تحقیقی مجلہ "Pakistan Perspectives" باقائدگی سے شائع ہو رہا ہے یہ ہائر ایجوکیشن کا منظور کردہ جرنل ہے اور "Y" کیٹیگری میں شامل ہے اس کے علاوہ علمی و تحقیقی مضامین پر مشتمل اردو کتابی سلسلہ "پاکستانیات" بھی شامل ہے۔ سینٹر کی ان مطبوعات کو علمی حلقوں میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یعنی اس سینٹر نے پاکستانی زبان و ادب، تاریخ اور کلچر کو اپنی تحریروں کا موضوع بنا کر اپنے قیام کے مقصد کے حصول کا عملی ثبوت دیا۔ پاکستان اسٹڈی سینٹر نے مختلف اوقات میں مختلف موضوعات جیسے پاکستانی معاشرے، پاکستان کی جدید و قدیم زندگی اور اس کے تاریخی و فکری پس منظر پر نیشنل اور انٹرنیشنل کانفرنس منعقد کر کے نئی نسل کو اپنی تاریخ، تہذیب اور ثقافتی روایات سے روشناس کرایا ہے۔

ا۔ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری

ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری 1938 میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے آپ نے پہلا پی ایچ ڈی لکھنؤ یونیورسٹی سے کیا جبکہ دوسرا پی ایچ ڈی لندن یونیورسٹی سے کیا۔ آپ نے 1962 سے یونیورسٹی آف ملایا (کوالالپمور) سے تدریس کا آغاز کیا اس کے علاوہ امریکن یونیورسٹی (بیروت) اور آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی (کینبرا) میں بھی تدریس اور تحقیق کا کام انجام دیا۔

آپ اس سینٹر کے پہلے ڈائریکٹر کے طور پر 1983 یں م مقرر ہوئے اس ادارے کو ایک منظم و مربوط شکل دینے یں آپ کی محنت و مشقت عیاں ہے آپ کی سربراہی میں پاکستان اسٹڈی سینٹر ابتدائی مشکل مراحل سے گذر کر ایک مظبوط و مستحکم حیثیت سے سامنے آیا، آپ ہی کی کوششوں سے اشاعت کا سلسلہ 1985 سے شروع ہوا اور پہلی کتاب " Pakistan Study Centre Research

series vol:1"انگریزی میں شایع ہوئی جبکہ اردو میں پہلی کتاب "پاکستانی معاشرہ اور ادب " پہلے سیمینار میں پڑھے گئے مقالات پر مشتمل ہے۔ 1998 میں اپنی ریٹائرمنٹ تک پاکستان اسٹڈی سینٹر کو ایک علمی و تحقیقی ادارے کے طور پر مستحکم کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ آپ کی ریٹائرمنٹ تک سینٹر نے پانچ اردو اور پانچ انگریزی میں کتب شایع کروائے اور اس طرح آنے والے وقت کے لیے آپ نے راہ ہموار کر دی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے آغاخان یونیورسٹی نے آپ کو اسلامک اور پاکستان اسٹڈیز کا سربراہ مقرر کیا۔ ڈاکٹر سید جعفر احمد جو اس وقت پاکستان اسٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر ہیں وہ ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری کے حوالے سے کچھ اس طرح اظہار خیال کرتے ہیں:

> ''ڈاکٹر حسین محمد جعفری ہمارے پہلے ڈائریکٹر تھے ایک لحاظ سے ہم انھیں بانی ڈائریکٹر بھی کہہ سکتے ہیں انھوں نے ہی سینٹر کی شروعات کی وہ ایک انٹرنیشنل لیول کے اسکالر ہیں۔ انھوں نے اسلامی تاریخ پر بنیادی نوعیت کا تحقیقی کام کیا ہے جس کی پذیرائی بین الاقوامی سطح پر بھی ہوئی۔ انھوں نے دو پی ایچ ڈی کیے ہوئے ہیں دوسرا پی ایچ ڈی لندن سے کرنے کے بعد مختلف ملکوں میں رہے اور 20یا22 سال مختلف ملکوں میں رہے پھر وہ پاکستان میں آئے اور یہاں پاکستان اسٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر بنے"۔(۵)

ڈاکٹر جمیل جالبی ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری کو کچھ اس طرح خراج تحسین دیتے ہوئے نظر آتے ہیں:

''ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری صاحب، ڈائریکٹر ہمارے شکریے اور دلی مبارک باد کے مستحق ہیں جن کی محنت و توجہ سے یہ ادارہ فعال ہوا"۔(۶) آپ کی تصنیفات انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں ملتی ہیں آپ نے دو کتب انگریزی میں لکھیں ہیں اس کے علاوہ آپ کے لکھے ہوئے مقالات بین الاقوامی شہرت و مقبولیت کے حامل انسائیکلوپیڈیاز میں شایع ہوتے رہے ہیں۔ آپ نے مندرجہ ذیل اردو کتب مرتب کیں؛

1۔ پاکستانی معاشرہ اور ادب ، احمد سلیم کے ساتھ مرتب کی)1987، 2۔ اقبال :فکر اسلامی کی تشکیل جدید3،1988۔ پاکستانیات ۔ 1 (محمد علی صدیقی کے ساتھ مرتب کی) 4،1989۔ اقبال:فکر اسلامی کی تشکیل جدید (دوسرا ایڈیشن) 2008

2۔ ڈاکٹر سید جعفر احمد

ڈاکٹر سید جعفر احمد مشہور اسکالر، پروفیسر اور ڈائریکٹر پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں، آپ کا زیادہ تر تحقیقی کام سیاست اور آئینی امور میں ہے ساتھ ہی تاریخ پر بھی آپ کو کافی دسترس حاصل ہے آپ کا ترقی پسندی کی طرف کافی رجحان ہے اس لیے آپ معروف ترقی پسند عالم سید سبط حسن، ڈاکٹر ذکی حسن، پروفیسر حمزہ علوی اور ضمیر نیازی جیسے بزرگوں کی دست شفقت میں رھے۔

ڈاکٹر سید جعفر احمد 1-10-1957 کو کراچی میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید محمد احمد آفندی ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن مین ملازم تھے اور وہ 1970 میں رٹائر ہوئے تھے (۷)۔ آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ کراچی میں گذرا۔ کراچی یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں بی اے اونرز اور ایم اے میں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کی آپ کی ایم اے کی تھیسس کا عنوان "پولیٹیکل ڈائنامکس آف فیڈرلیزم ان پاکستان" تھا، اس کے فوراًبعد آپ پاکستان اسٹڈی سینٹر میں لیکچرر ہو گئے ۔1998 میں پہلے ڈائریکٹر کی رٹائرمینٹ کے بعد آپ سینٹر کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔

ڈاکٹر جعفر احمد مختلف علمی و تحقیقی اداروں سے منسلک رہے ہیں آپ "کونسل آف سوشل سائنسز پاکستان" کے نائب صدر کے طور پر کام کیا، اس کے علاوہ "انسٹیٹیوٹ آف سینٹرل اینڈ ویسٹ ایشین اسٹڈیز" کے سیکریٹری، چار سال تک ارتقاء انسٹیٹیوٹ آف سوشل سائنسز کے صدر بھی رہے آپ نے بحیثیت صدر "انجمن ترقی پسند مصنفین کراچی" میں کام کیا۔ آپ فلاحی کاموں میں بھی کافی دلچسپی سے مختلف تنظیموں کے رفاحی کاموں میں شامل ہوتے ہیں خصوصاً محنت کشوں اور خواتین کے حقوق کے لیے مصروف عمل اداروں کے پروگرامز میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر جعفر احمد امن کے مقاصد کو علمی سطح پر متعارف کرانے اور ان کے لیے رائے ہموار کرنے کی خاطر قائم کردہ علمی منصوبے 'تعلیم برائے امن' کے کوآرڈی نیٹر کے حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے پاکستان کی سیاست، آئین، جمہوریت پر بہت سارے ٹی وی پروگرامز کیے اور طالب علمی کے زمانے میں ریڈیو سے بھی وابستہ رہے۔

ان کی کتابوں کی تعداد 21 ہے جن میں چار کتابیں ان کی تحریر کردہ ہیں جن میں جمھوریت کی آزمائش، فیڈرلزم ان پاکستان، کنفیڈریشن: راہ نجات یا راہ فرار اور تعلیم مسائل اور افکار شامل ہیں۔ ان کی مرتب کردہ کتب: پاکستانیات II، جنوں میں جتنی بھی گذری، جہات حسرت، ڈاکٹر فیروز احمد کے مظامین، محنت کشوں کے نام شاعری، پاکستان کی مزدور تحریکیں: نظریہ افکار تازہ، ادب اور روشن خیالی، مغنی آتش نفس، مارکس اور مشرق، حمزہ واحد اور جہد حیات وغیرہ شامل ہیں۔

پاکستان اسٹڈی سینٹر نے انگریزی اور اردو اشاعت کا سلسلہ قیام کے فوراً بعد ہی شروع کردیا تھا سب سے پہلی اشاعت 1985 میں انگریزی زبان میں ہوئی جبکہ اردو اشاعت کا سلسلہ 1987 میں شروع ہوا۔ یہاں ہم فقط اردو اشاعت کا احاطہ کرینگے جو سینٹر کے قیام سے 2010 تک شایع ہوئیں جن کی تعداد 22 بنتی ہے۔

1۔ پاکستان معاشرہ اور ادب مرتبین ڈاکٹر سید محمد جعفری، احمد سلیم اشاعت اول: اپریل 1987

یہ کتاب پاکستان اسٹڈی سینٹر کی جانب سے منعقد کیے گئے دو روزہ سیمینار "معاشرہ و ادب" کے مقالات پر مشتمل ہے یہ سینٹر کا پہلا سیمینار تھا جو 29،30 جون 1986 کو منعقد ہوا (۸) ان مقالات میں پاکستانی کلچر اور معاشرے کا احاطہ کیا گیا ہے بالخصوص 1947 کے بعد جو ادب پاکستان میں تخلیق ہوا اس کا جائزہ پیش کیا گیا ہے کے اس نے کہاں تک اور کس طرح معاشرے کی عکاسی اور ترجمانی کی

ہے۔ان مقالات میں یہ بات واضح کی گئی ہے کے زندگی اور معاشرے کے ساتھ ساتھ ادب بھی بدلتا رہتاہے ادب کو معاشرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا جیسا معاشرہ ہوگا ویسا ہی ادب تخلیق ہوگا، قیام پاکستان کے بعد معاشرہ بدل چکا تھا اور اس بدلے ہوئے معاشرے میں ہمارے ادیبوں نے اپنے فرائض کہاں تک ادا کیے انہوں نے معاشرے کی تعمیر میں کتنا کردار ادا کیا؟ کس حد تک قومی شعور بیدار کیا۔اس کے علاوہ ان مقالات میں پاکستانی کے مقامی زبانوں کے ادب کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں مندرجہ ذیل مقالات شامل ہیں۔

1۔پاکستانی معاشرہ اور اردو تنقید (پروفیسر ممتاز حسین) 2۔پاکستانی معاشرہ اور اردو شاعری (ڈاکٹر فرمان فتح پوری) 3۔پاکستانی معاشرہ اوراردو افسانہ (محمد علی صدیقی)، 4۔پاکستانی معاشرہ اوراردو ناول (پروفیسر سحر انصاری)، 5۔پاکستانی معاشرہ اوراور پشتو ادب (رضا ہمدانی)، 6۔پاکستانی معاشرہ اوربلوچی ادب (پروفیسر جمال دینی)، 7۔پاکستانی معاشرہ اورسندھی ادب (پروفیسر ایاز حسین قادری) 8۔پاکستانی معاشرہ اور سرائیکی ادب (اسلم رسول پوری)، 9۔پاکستانی معاشرہ اورپنجابی ادب (احمد سلیم)

2۔اقبال: فکری اسلامی کی تشکیل جدید مرتب: ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری اشاعت اول:1988 اشاعت دوم: ستمبر 2008

یہ کتاب ان مقالات پر مشتمل ہے جو پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی کے منعقد کردہ سہ روزہ سیمینار میں پڑھے گئے یہ سیمینار 'اقبال: فکر اسلامی کی تشکیل جدید' کے موضوع پر 2سے4اپریل1987 کو منعقد ہوا (۹) یہ کتاب پاکستان اسٹڈی سینٹر کی ان کتابوں میں سے ایک ہے جو اپنی پسندیدگی کی وجہ سے دوبارہ شائع ہوئے. اس کتاب کے حوالے سے پروفیسر پریشان خٹک فکر اقبال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہتے ہیں؛

> ''اقبال نے تخلیق آدم اور انسانی ارتقاء کے مختلف مرحلوں پر نئے سرے سے غور و فکر کیا اور اس سلسلے میں ابتدائی نظریات سے روشنی حاصل کی۔ان کے نزدیک ہر ہستی کے اندر ایک ایسی قوت ہوتی ہے جو اسے اوج کمال کی طرف سفر کرنے پر اکساتی رہتی ہے اور کسی فرد کی دوسرے انسانوں کے درمیان عظمت وفضیلت کی بنیاد اسی امر پر ہے کہ وہ اس اعلیٰ وارفع مرتبے کو حاصل کرتا ہے یا نہیں''۔(۱۰)

اس کتاب میں 11 مقالات ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے؛

1۔فکر اسلامی کے ارتقاء کا ایک تاریخی جائزہ (دور وحی و رسالت سے زمانہ اقبال تک) (ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری)، 2۔اقبال اور عصر جدید میں اسلامی ریاست کا تصور (جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال)، 3۔اسلامی قانون کے ارتقاء میں اجتہاد کا کردار (ڈاکٹر رشید احمد جالندھری)، 4۔عصر حاضر کے تقاضے، اقبال اور اجتہاد) پروفیسر وارث میر)، 5۔مسئلہ اجتہاد اور عصر حاضر (جسٹس (ر) قدیر الدین احمد)، 6۔خدا، خودی، زمانو مکان (ڈاکٹر منظور احمد)، 7۔تغیر پذیر معاشرے میں شریعت کا کردار (مولانا محمد طاسین)، 8۔علامہ اقبال اور اصول حرکت (پروفیسر محمد منور)، 9۔حضرت علامہ اقبال (پروفیسر پریشان خان خٹک)، 10۔سرمایہ اجتہاد میں اقبال کا حصہ (پروفیسر محمد عثمان)، 11۔عصری تقاضے اور خطبات اقبال) پروفیسر کرار حسین)۔

3۔ پاکستانیات(1)مرتبین: ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، محمد علی صدیقی اشاعت:1989

پاکستان اسٹڈی سینٹر نے اس کتاب کے ذریعے اردو میں' پاکستانیات ' کے نام سے ایک تحریری سلسلہ شروع کیا یہ سینٹر کے ایم۔اے کے طلباء کے ان تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے جو ان کو آخری سمسٹر میں ایک تدریسی مضمون کے بجائے لکھنا ہوتا ہے اسے اختصار کے ساتھ اس کتاب میں شائع کیے گئے ہیں۔

4۔ پاکستانیات۔2 مدیر :ڈاکٹر سید جعفر احمد سال اشاعت : جنوری1996

پاکستان اسٹڈی سینٹر کی اردو تحریری سلسلے 'پاکستانیات ' کی یہ دوسری جلد ہے اس جلد میں مضامین اور مقالات میں بہت حد تک وسعت پیدا کرنے کی کوشش کی گی ہے اس لیے اس کو صرف طلباء کے تحقیقی مقالات تک محدود رکھنے کے بجائے اس میں سینٹر اور باہر کے اہل علم، اساتذہ اور محققین کے مقالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔"پاکستانیات" کی اس دوسری جلد تاریخ، ثقافت، ادب، مذہب، سیاست اور بین الاقوامی تعلقات جیسے موضوعات پر مشتمل ہے اس جلد کی خاص بات یہ ہے کہ اس کی آخر میں کتب پر تبصرہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ دیا گیا ہے متاثر کن بات یہ ہے کے تبصرہ کرنے والی تینوں خواتین ہین۔شامل مقالات درج ذیل ہیں؛

1۔فنون لطیفہ اور قدر آفرینی کا مسئلہ (ڈاکٹر قاضی)،2۔برصغیر میں تاریخ نویسی کے رجحانات (ہما غفار) 1200 تا 1947 :ایک عمومی جائزہ، 3۔1857 کی جنگ آزادی اور اردو صحافت (ڈاکٹر طاہر مسعود)،4۔ شبلی نعمانی کے کلامی نظریات (مہر افروز مراد) 5۔ قائد اعظم کا تصور پاکستان (ڈاکٹر سید جعفر احمد)،6۔ اردو کا مزاحمتی افسانہ (شہزاد منظر) 7۔شفیق الرحمن کی مزاح نگاری (محمد رضا کاظمی) 8۔کالا ڈھاکہ کا عیسیٰ زئی قبیلہ (قادر خان)،9۔ نیا عالمی نظام اور پاک امریکہ تعلقات (شہزاد نازلی)۔ اس کے ساتھ چند کتب پر تبصرہ بھی شامل ہے۔

5۔ پاکستان میں اردو افسانے کے پچاس سال مصنف: شہزاد منظر سال اشاعت: 1997

یہ کتاب پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر شائع کی گئی اس کتاب میں مصنف نے قیام پاکستان سے قبل اردو افسانے کی نصف صدی کی تاریخ وارتقاء کا تعارف کرانے کے بعد پاکستان میں اردو افسانے کے پچاس سال کا ایک انتہائی تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا ہے یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ افسانے کی پوری ایک صدی کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی بنگلہ دیش اور ہندوستان میں اردو افسانے کے مختلف رجحانات کا بھی احاطہ کیا ہے کیونکہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کا اردو افسانہ، ایک ہی روایت کی پیداوار ہے۔ اس کے علاوہ "مزاحمتی افسانے" کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے اس مقالے میں ایک خاص انداز سے پاکستان میں آمریت کی تاریخ اور معاشرے پر اس کے اثرات پر بھی بحث کی گئی ہے۔اس کتاب میں مختلف ادوار کے افسانوں پر بحث بھی ہے ساتھ ہی اردو افسانے کی ابتداء کے بارے میں تحقیق کا جائزہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے بارے میں خود مصنف کچھ اس طرح رقم طراز ہیں؛

"اس تصنیف کو اردو افسانے کی تنقیدی تاریخ تسلیم کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اسے اردو افسانے کے رجحانات کی تاریخ ضرور کہا جاسکتا ہے۔ اس لئے کہ میں نے اردو افسانے کی ابتدا سے لے کر آج تک کے افسانے کے رجحانات سے تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اور تنقیدی محاکمہ سے بھی کام لیا ہے"۔(۱۱)

اس کتاب کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں پاکستان اسٹڈی سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حسین محمد جعفری کہتے ہیں؛

"شہزاد منظر صاحب نے تقسیم ہند سے قبل اردو افسانے کی نصف صدی کی تاریخ و ارتقاء کا تعارف کرانے کے بعد پاکستان میں اردو افسانے کے پچاس سال کا ایک انتہائی تحقیقی و تنقیدی جائزہ لے کر نہ صرف ہمارے تنقیدی ادب میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے بلکہ افسانے کے موضوعات اور افسانہ نگاروں کے تاثرات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لے کر پاکستانی معاشرہ و سماج کو سمجھنے میں ہماری مدد کی ہے"۔(۱۲)

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے؛

1۔ قیام پاکستان سے قبل اردو افسانہ 1900 سے 1947، 2۔ آزادی کے بعد اردو افسانہ 1947 سے 1997، 3۔ مزاحمتی افسانہ، 4۔ اردو افسانہ بنگلہ دیش، 5۔ اردو افسانہ ہندوستان 6۔ جمیل الدین عالی کی تحریروں میں پاکستانیت مصنفہ: مہر النساء عزیز اشاعت: مارچ 2000 در حقیقت یہ مصنفہ کے ایم اے کا مقالہ ہے جسے بعد میں کتابی شکل دی گئی اس مقالے کے نگران ڈاکٹر ہلال نقوی تھے۔ اس کتاب کا مرکز جمیل الدین عالی کی وطن پرستی ہے اس کے ساتھ اس کی شخصیت کے کچھ پہلوؤں کو بھی شامل کیا گیا ہے ساتھ ہی جمیل الدین عالی کی شخصیت اور ان کی حب الوطنی کے متعلق توصیفی کلمات بھی شامل کیے گئے ہیں ان میں مشہور ادبی شخصیت ممتاز مفتی کے چند جملے یہاں رقم کیے جارہے ہیں جن میں جمیل الدین عالی کی پاکستان سے محبت اور والہانہ عقیدت عیاں ہوتی ہے؛

"وہ پاکستان کے مثبت تعصب سے اس قدر بھرا ہوا ہے کے کسی منفی تعصب کی گنجائش نہیں رہی وہ ٹھیٹھ پاکستانی ہیں اور اسے ٹھیٹھ پاکستانی ہونے پر فخر ہے"۔(۱۳)

مصنفہ نے جمیل الدین عالی کی نثری تحریروں اور شاعری میں پاکستانیت کے جذبے اور وطن پرستی کے رنگوں کو نمایاں کیا ہے ان کی تحریری خدمات کا محور و مرکز ہمیشہ پاکستان اور اس سے وابستہ موضوعات رہے ہیں۔ اس علاوہ "اردو میں قومی و ملی شعر وادب کے محرکات" کے عنوان سے خصوصی مطالعہ پیش کیا گیا ہے جو' 1857 سے 1947 ' کے دور کا احاطہ کرتا ہے یہاں آزادی کے پس منظر میں قومی و ملی ادبیات کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے ساتھ ہی پاکستانیت اور وطنی پرستی کے مفہوم کو بیان کیا گیا ہے اس لے علاوہ ریاست سے ادیب کی وفاداری، اپنی زمین سے اہل قلم کا رشتہ، پاکستانی ادب اور اسلامی ادب کی بحثیں، 1965 کی جنگ، ادب میں کمنٹمنٹ (Commitment) کی بحث، حلقہ ارباب ذوق کی تقسیم، اردو کا کردار اور عالی صاحب کی پاکستانیت کے عناصر ترکیبی جیسے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ آخر میں تین ضمیمہ جات شامل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں شامل ابواب کی ترتیب درجہ ذیل ہے؛

1۔اردو میں قومی وملی شعر وادب کے محرکات(خصوصی مطالعہ 1857 سے 1947)،2۔پاکستانیت کیا ہے؟3۔ جمیل الدین عالی کی نثری تحریروں میں پاکستانیت4۔ جمیل الدین عالی کی شاعری میں پاکستانیت,ضمیمہ اول مکتوب عالی،ضمیمہ دوم جمیل الدین عالی سے انٹرویو، ضمیمہ سوئم زندگی۔مہ وسال کے آئینے میں۔

6 ۔پرفیسر آفاق صدیقی اور سندھی ادب مرتبین: حبیب الرحمان، مہر النساء عزیز اشاعت: مارچ2000

یہ کتاب پروفیسر آفاق صدیقی کی ادبی خدمات کے اعتراف میں ڈاکٹر ہلال نقوی کی نگرانی میں مرتب کی گئی یہ کتاب دراصل پاکستان اسٹڈی سینٹر کے سابقہ طالبعلم حبیب الرحمن کا مونو گراف تھا، مقالے کو اشاعت کے لیے منتخب کرتے وقت اس میں کچھ کمی محسوس کی گئی تو ڈاکٹر ہلال نقوی کی ہدایت پر سینٹر کی ایک اور سابقی طالبہ مہر النساء عزیز نے ایک مفصل باب الگ سے اس مونو گراف کے لیے لکھا تا کہ اس کو کتابی شکل دی جاسکے۔اس کتاب مین پرفیسر آفاق صدیقی نے جس کمال یکسوئی کے ساتھ گزشتہ نصف صدی میں سندھی زبان کے کلاسیکی اور جدید ادب کو اردو زبان کو منتقل کیا ہے اور شاہ عبدالطیف بھٹائی اور سچل سرمست سے لے کر شیخ ایاز تک اور پھر ان کے بعد کی پیڑھی کے بہت سے شاعروں اور افسانہ نگارون کی تخلیقات کو اردو کے قالب میں جس طرح منتقل کیا ہے اس کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور انہوں نے اردو دان طبقے کو سندھی ادب سے روشناس کرانے کے لیے بڑی خاموشی اور جانکاہی کے ساتھ پچاس برس تک جو کام کیا ہے اسکا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔اس میں پروفیسر آفاق صدیقی کی زندگی کے کوائف،ادبی و ثقافتی خدمات کے ساتھ انہوں نے اندرون سندھ جو اجتماعات کا اہتمام کیا اس سے پاکستان کے لسانی روابط اور ادبی رشتوں کو استوار کرنے میں جو مدد ملی اس کو بھی اس میں شامل کیا گیا ہے اس کے ساتھ پروفیسر آفاق صدیقی کے سندھی شاعری کے تراجم اور تنقیدی و تحقیقی مضامین اور مقالات جو شائع ہوتے رہے یہاں زیر بحث لائے گئے ہیں۔ ساتھ ہی پروفیسر آفاق صدیقی کے اہم مقالات کا تجزیاتی مطالعہ اور ان کی تحریروں کی مفصل معلومات فراہم کی گئی ہے۔ پروفیسر آفاق صدیقی کی کتاب ”عکس لطیف کے بارے میں حکیم محمد سعید کہتے ہیں؛

> ”قیام پاکستان کے بعد شاہ کے کلام وپیغام پر اردو میں کام ہو رہا ہے ان کے کلام کا ترجمہ بھی ہو رہا ہے اور مختلف رسائل وکتب میں ان کی شخصیت اور شاعری پر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں لیکن ان سے اس عظیم صوفی بزرگ اور شاعر کا حق ادا نہیں ہوتا۔میرے خیال میں ”عکس لطیف“پہلی مرتب کوشش اور ایک ایسی کتاب ہے جو اردودان قاری پر شاہ کے مطالعے کے دروازے کھولتی ہے جناب آفاق صدیقی اردو کے ان چند لکھنے والوں میں ہیں جن کو سندھی زبان وادب کے مطالعے سے شغف رہا ہے اور وہ اس مہربان سرزمین کے شعراء پر کام کرتے رہے ہیں“۔(۱۴)

7۔کراچی کے ادبی رسائل ایک تجزیاتی مطالعہ مصنفہ: عظمیٰ فرخ اشاعت: مارچ2000

اس کتاب میں مصنفہ عظمیٰ فرخ نے کراچی کے ادبی رسائل وجرائد کی نہ صرف تاریخ کا احاطہ کیا ہے بلکہ کراچی کے ادبی جرائد کو جو

مشکلات در پیش تھیں ان کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے ساتھ ہی اس طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ ادبی رسائل کے قارئین کی تعداد روز بروز کم کیوں ہوتی جارہی۔ کتاب میں سب سے پہلے ادبی رسائل کی معاشرے میں اہمیت وافادیت کے ذکر کو شامل کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں شاہد احمد دہلوی کچھ اس طرح رقم طراز ہے؛

> ”رسالوں کا کام ذہنی و فکری رہنمائی کرنا ہے۔ اگر اخبار ہمارے لئے ناگزیر ہیں تو رسالے ان سے بھی زیادہ ناگزیر ہیں کیونکہ کوئی قوم ذہنی ترقی محض اطلاعات کے بل بوتے پر نہیں کر سکتی“۔ (۱۵)

اس کے بعد قدیم دور سے لے کے جدید دور تک اردو میں طباعت و اشاعت کو یہاں شامل کرنے کے **بعد** تقسیم ہند کے بعد ہندوستان سے کراچی منتقل ہونے والے ادبی رسائل کی تفصیل دی گئی ہے جن میں افکار، نگار، ساقی، اردو، نیادور، ایسے اہم رسائل ہیں جو تقسیم ہند کے بعد کراچی منتقل ہوئے۔ افکار کے بارے میں ڈاکٹر ابوالخیر کشفی لکھتے ہیں کہ؛

> ”افکار 1945 میں بھوپال سے جاری ہوا۔ اس پرچے نے وسط ہند میں اردو کے جدید ادب کا مذاق پیدا کیا، ترقی پسند تحریک کو نئی توانائی دی، تقسیم کے بعد افکار کراچی سے نکلا اور اس نے پاکستان کے علاقائی ادب کو خاص اہمیت دی“۔(۱۶)

اس کے علاوہ 1947 کے بعد کراچی سے شایع ہونے والے ادبی رسائل کی تفصیل دی گئی ہے جن میں قومی زبان، ماہ نو، طلوع افکار، صریر، اقدار، سخن ور، آگہی، دنیا ادب، ظرافت، اسلوب کا تخلیقی ادب، الفاظ، آئندہ، سیپ، غالب، ارمغان، آج، ارتقاء، تشکیل، رثائی ادب شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کراچی کے بند ہونے والے رسائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن میں ماحول، پرچم، فاران، الشجاع، نیا راہی، شعور، انشاء، اردونامہ، آج کل، پاکستانی ادب، روشن خیال اور علامت، دائرے، ہم قلم، حرف، عکس لطیف، جام جم، سب رس، جام نو، مشرب، مشعل، فانوس اور عکس نو، کتابی دنیا، مہر نیم روز، تخلیق اور مشرق، لوح و قلم، سات رنگ، جائزہ، نقش، منزل، تمثال وغیرہ شامل ہیں۔ آخر میں ادبی رسائل وجرائد کی موجودہ صورتحال کے متعلق مدیروں سے گفتگو کو شامل کیا گیا ہے۔

9۔ فیض احمد فیض کی اردو صحافت مصنفہ: سیدہ برجیس بانو اشاعت: مارچ 2000

اس کتاب میں فیض احمد فیض کی اردو صحافت کے مختلف ادوار کی تفصیل دی گئی ہے جس کے متعلق ڈاکٹر سید جعفر احمد ڈائریکٹر پاکستان اسٹڈی سینٹر کراچی کہتے ہیں؛

> ”زیر نظر کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ مصنفہ کا مقالہ ہے جس میں فیض کی صحافت کے پس منظر، ان کی صحافتی مصروفیات اور ان کے موضوعات وغیرہ کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ کتاب کے دوسرے حصے میں ”لیل و نہار“ میں شامل فیض کے اداریوں کا ایک انتخاب پیش کیا گیا ہے اس انتخاب سے کتاب کے قارئین فیض کے صحافیانہ موضوعات اور ان کے اسلوب کی ایک جھلک دیکھ سکیں گے“۔(۱۷)

حصہ اول، مقالہ پہلا باب :اردو صحافت ، ابتداء ، فروغ اور رجحانات، دوسرا باب: پروگریسو پیپرز لمیٹڈ سے فیض کی وابستگی، تیسرا باب:فیض کی صحافت میں آمد اور ملکی صحافت میں ان کے اقدامات، چوتھا باب :ادبی صحافت اور فیض، پانچواں باب: یحییٰ خان کے دور میں فیض کی اداریہ نگاری۔

حصہ دوئم، فیض کے چند منتخب اداریئے: عرض حال، عشق وہوس میں امتیاز، جمہوریت اور سلطانی جمہور، مجبوری و مختاری، کسان کانفرس، چہ دلاورست دزدے، گھیر اؤجلاؤ، وزارت یاسیاست، صدر پاکستان کی نشری تقریر، انتخابات کاالتوا، انتخابات سے فائدہ، اے دیدہ خونانہ بار، تشویشناک رجحان، اندیشہ سودوزیان، تدبر کاامتحان، بعد ازیں تدبیر ما اور پاکستان کی جہد حیات۔

10۔ حسرت کی سیاست تحقیق وتالیف:احمد سلیم اشاعت 2000

اس کتاب میں حسرت موہانی کی سیاست کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے اس میں حسرت کی سیاسی تحریروں، ان کے ہم عصر رہنماؤں کی یادوں کے اقتباسات، حسرت موہانی کی صاحبزادی نعیمہ بیگم کی یاداشتیں، مولانا کے مقدمے سے متعلق ''روزنامہ زمیندار'' کی خبریں، اور ان کے خطابات کو بھی اس کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے

اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے پہلے حصے میں حسرت موہانی کی زندگی اور کام کے متعلق ہے جبکہ دوسرا حصہ ان کی تحریرون اور تقریروں پر مشتمل ہے۔

10۔ تلاش اقبال مصنف :ڈاکٹر محمد علی صدیقی اشاعت: دسمبر2002

اس کتاب میں شامل مضامین کے عنوانات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مضامین اقبال شناسی کے بعض اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں جس سے علامہ اقبال کی زندگی، فکر اور بر صغیر کی سیاست کے متعلقان کے خیالات عیاں ہوتے ہیں۔اس کتاب کے موضوعات کا چناؤ بھی کچھ اس انداز سے کیا ہے کہ اقبال اور دوسرے شاعر اور مفکرین کے فکر کو ایک تقابلی مطالعے کی طرح پیش کیا ہے۔اس کتاب میں شامل ابواب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے؛

پہلا باب :علامہ اقبال کا عہد، دوسرا باب:علامہ اقبال کا فلسفۂ خودی اور وحدت الوجود، تیسرا باب:مجدد الف ثانی، اقبال اور تصوف، چھوتھاباب:کیا اقبال واقعتا وحدت الوجودی تھے؟، پانچواں باب:،اقبال اور مولانا رومی، چھٹا باب:اقبال اور حلاج ، ساتواں باب:علامہ اقبال اور قراۃ العین طاہرہ، آٹھواں باب:اقبالو غالب ۔۔۔ایک تقابلی مطالعہ، نواں باب:سر سید احمد خان اور اقبال، دسواں باب:اقبال اور اسلامی نشاۃ الثانیہ، گیارہواں باب:ترقی پسند کی ایک جہت، اقبال، بارہواں باب:اقبال، شارحین اقبال کے نرغے میں، تیرہواں باب:روایت اقبال اور شریعتی، چودھواں باب:فکرِ اقبال کا 'نیا مطالعہ'، پندرہوان باب:اقبال۔ جہان دیگر، سولہواں باب:اقبال اور فیض، حسن وبصیرت کے داعی، ضمیہ نمبر 1۔ علامہ اقبال کا خطبہ صدارت (اجلاس مسلم لیگ الہ آباد۔1930)، ضمیمہ نمبر2۔ علامہ

اقبال کا خط مولانا راغب احسن کے نام، ضمیمہ نمبر 3۔ قائد اعظم کے نام اقبال کے دو خط، ضمیمہ نمبر 4۔ دیباچہ مثنوی اسرارِ خودی، ضمیمہ نمبر 5۔ دیباچہ رموزِ بے خودی

11۔ صحافت پابند سلاسل مصنف: ضمیر نیازی اشاعت: جنوری 2004

یہ کتاب بنیادی طور پر صحافت اور اخبار پر لگائی جانے والی پابندیوں اور درپیش مسائل کی عکاسی کرتی ہے تقسیم ہند سے پہلے جو پابندیاں صحافت اور اخبارات پر لگائیں گئیں اور صحافیوں کے خلاف کیے گئے غیر منصفانہ طریقہ کار کے مباحث پر مشتمل ہے پہلا باب غیر ملکی تسلط کی پونے دو صدیوں کے جبر اور ظلم کے تذکرے پر مشتمل ہے اس کے علاوہ جناح نے اخبار اور صحافت پر پابندی کے خلاف جو کوششیں کیں ان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ باقی کے چار ابواب میں تاریخ کے چار ادوار پر بحث شامل کی گئی ہے ان ادوار میں پریس پر لگائی پابندیوں، مختلف حکومتوں اور ایجنسیوں، اور اخبار کے مالکوں، ایڈیٹروں، کارکن صحافیوں اور ان کی تنظیموں کے کردار کے معروضی بیان پر مشتمل ہیں۔

12۔ جنوں میں جتنی بھی گذری (حسن عابدی (ترتیب و تدوین: ڈاکٹر سید جعفر احمد اشاعت: مئی 2005

یہ کتاب ملک کے مشہور صحافی، شاعر و ادیب حسن عابدی کی سرگزشت پر مشتمل ہے ان کے مشاہدات و تاثرات اور تجربات اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں جو خود انہوں نے اپنی زبانی ایک تفصیلی انٹرویو میں ڈاکٹر سید جعفر احمد کو بیان کیے۔ صحافت کے شعبے میں وقت کے ساتھ آنے والے تبدیلیوں کو انہوں نے جس ناقدانہ نظر سے دیکھا وہ سارے واقعات و احوال اس کتاب کا حصہ ہیں۔ آخر میں چند مشہور ہستیوں کے بارے میں آپ کے خیالات کو اس کتاب کی زینت بنایا گیا ہے جن میں غلام رسول مہر، میاں افتخار الدین، سجاد ظہیر، فیض احمد فیض، احمد ندیم قاسمی، احمد علی خان شامل ہیں۔

13۔ فیض احمد فیض اور پاکستانی ثقافت (تحریریں اور تقریریں) مرتبہ: شیما مجید اشاعت: 2006

اس کتاب میں فیض احمد فیض کے پاکستان کے قومی تشخص اور پاکستانی ثقافت کے حوالے سے ان کے مضامین اور تقاریر کو شامل کیا گیا ہے فیض احمد فیض کی نظر میں کلچر، تہذیب اور ثقافت جیسی اصلاحات کا مفہوم کیا ہے اور ان باہمی تعلق پر فیض کے نقطہ نظر کو واضح کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے اس کتاب میں تہذیب کے مفہوم اور تعریف پھر پاکستانی کلچر، اس کی موجودہ ماہیت اور اس کے متعلقہ مسائل اور مستقبل میں پاکستانی تہذیب یا کلچر کی ممکن صورتیں، ان کے مسائل اور ہماری ذمینداریوں کے متعلق جائزہ شامل کیا گیا ہے ساتھ ہی پاکستانی قومیت اور پاکستانی تہذیب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے ساتھ ہی عالمی ثقافت اور پاکستان میں ثقافتی منصوبہ بندی کے مسائل کو کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس میں شامل موضوعات کی ترتیب کچھ اس انداز سے ہے؛

حرف تقدم، تہذیب کی تعریف، قومیت۔ قومی تہذیب اور قومی وحدت، پاکستانی تہذیب کے اجزائے ترکیبی، پاکستانی تہذیب کا مستقبل، پاکستانی ثقافت اور اس کے مسائل، کلچر۔۔ ایک گفتگو، قومی تشخص، کلچر اور ادب، فلم اور ثقافت، آرٹ اور ثقافت، پاکستان کہاں ہے؟، ہم اور آپ، عالمی ثقافت کی طرف، ایشیا، بالخصوص پاکستان میں ثقافتی منصوبہ بندی کے مسائل۔

14۔نقیب اسلام مولانا برکت اللہ بھوپالی مصنف:شفقترضوی اشاعت:جون 2007

یہ کتاب مولانا برکت اللہ بھوپالی کی شخصیت وجدوجہد پر تحریر کی گئی ہے جس میں ان کے ابتدائی زندگی کے حالات اور بھوپال سے روانگی اور ترک وطن کے اسباب شامل ہیں وہ انگریزی تسلط کے خلاف عظیم الشان جدوجہد کے ایک سرگرم کارکن اور رہنمار ہے ۔وطن کی آزادی کے لیے پوری دنیا کے گوشے گوشے میں نعرہ بلند کیا جس کے لیے انھوں نے برطانیہ، امریکہ، جرمنی، فرانس، افغانستان، ماسکو، جاپان کا سفر کیا کچھ عرصہ لندن اور فرانس میں سکونت اختیار کی اور وہاں سے ان کی واپسی، غیر ممالک سے تحریکی اردو اخبارات کی اشاعت کی، افغان روس معاہدات میں ان کا عملی کردار، روس میں ان کا قیام اور واپسی، برلن میں آمد اور واپسی، ان کی امریکہ میں وفات اور ان کے آخری الفاظ اور عالمی سطح پر تعزیتی جلسوں کے انعقاد کی تفصیل اس کتاب میں درج کی گئی ہے۔

15۔برصغیر میں تاریخ نویسی کے رجحانات ترتیب وتدوین:ڈاکٹر مبارک علی اشاعت: دسمبر 2007

اس کتاب میں شامل مضامین کی تفصیل درجہ ذیل ہے؛ پاکستان میں تاریخ نویسی اور اس کے مسائل)ڈاکٹر مبارک علی)، بیسویں صدی میں تاریخ نویسی: پروفیشنل مورخ(جیری اے بیٹلے / ترجمہ: ڈاکٹر مبارک علی)، تاریخ نویسی سے ہیگل کے فلسفۂ تاریخ تک(اشفاق سلیم مرزا)،سائنس کی تاریخ نویسی(ڈاکٹر انیس عالم)، عہد صوفیاء کی تاریخ کیسے لکھی گئی؟)غافر شہزاد)، سبالٹرن اسٹڈیز۔۔ محکوموں کی تاریخ(ڈاکٹر سید جعفر احمد)، ہندوستان میں نو آبادیاتی عہد میں تاریخ نویسی(ہما غفار)، آپ بیتی اور تاریخ (ڈاکٹر مبارک علی)، اردو میں تاریک نویسی اٹھارہویں صدی کی دوران(ڈاکٹر مبارک علی)،ہندوستان میں فارسی فنِ تاریخ نگاری (ظہیر الدین ملک)، تاریخ گجرات کے خصوصی حوالے سے(احمد سلیم)۔

16۔جہات حسرت ترتیب وتدوین: ڈاکٹر سید جعفر احمد سال اشاعت 2008 :اس کے علاوہ جو موضوعات شامل ہیں ان میں سیاست،ادب، صحافت، مذہب، مسالک، شخصیات پر مختلف محققین ومصنفین کی تحریریں شامل ہیں۔

17۔تہذیب وتخلیق مصنف: ڈاکٹر محمد رضا کاظمی اشاعت:مئی 2008

''تہذیب وتخلیق ''ڈاکٹر محمد رضا کاظمی کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ ہے جس میں ایک ایسے تخلیقی وتہذیبی عہد کو قلم بند کیا گیا جو اٹھارویں صدی کے اختتام اور اردو کے پہلے عوامی شاعر نظیر اکبر آبادی کے دور اور معاشرت کی عکاسی کرنے کے ساتھ بیسویں صدی کے وسط میں تحریک پاکستان اہم واقعات اور مسلم مملکت کی تشکیل اور تصوف تک سفر اختیار کرتا ہے۔ اس کتاب میں شامل موضوعات

مختلف شعبہ فکر کی اہم شخصیات کے شخصیت و فن پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں مصنف نے سیاسیات اور صحافت سے تنقیدی و تخلیقی ادب تک کئی موضوعات کو اپنی بحث کا حصہ بنایا ہے۔ تخلیقی ادب میں کلاسیکی عہد کے کئی شعری ادوار کے ساتھ جدید شاعری کے مختلف اسلوب و مزاج کے تخلیق کاروں کے فن کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے کتاب میں نئی اور جدید شاعری کو بھی موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ اس کتاب میں شاعری کے ساتھ ساتھ نثری تخلیقات کے مختلف پہلوؤں پر تجزیہ پیش کیا گیا ہے جس میں افسانے اور مزاحیہ اودب پر مشتمل تحریروں کا تجزیہ بھی شامل ہے۔

18۔ مہر اور ان کا عہد مصنف: محمد حمزہ فاروقی اشاعت: آگست 2008

اس کتاب میں مصنف نے مولانا غلام رسول مہر کی شخصیت و خدمات کا احاطہ کیا ہے مولانا مہر کو دنیا ایک صحافی، ادیب اور تاریخ و تہذیب کے موضوعات پر کام کرنے والے محقق کی حیثیت سے جانتی ہے مصنف نے بڑی دقتِ نظر کے ساتھ تاریخ کے اس دور کو کھنگالا ہے۔ انہوں نے کوشش کی ہے مولانا غلام رسول مہر کی زندگی کے مختلف ادوار کو ہندوستان اور پھر 1947 کے بعد، پاکستان کے سماجی و سیاسی تناظر میں دیکھنے کی کوشش کریں۔ خود مولانا مہر کی زندگی میں جو نشیب و فراز آتے رہے اور ان کے سیاسی خیالات میں وقت کے ساتھ ساتھ جو تبدیلیاں رونما ہوئیں، ان سب واقعات کا پس منظر اس کتاب میں بہ آسانی دیکھا جا سکتا ہے۔

1۔ مہرؔ۔ ابتدائی دور، 2۔ حیدرآباد دکن میں قیام، 3۔ 'زمیندار' سے تعلق، 4۔ دور' زمیندار'، 5۔' زمیندار' سے ترک تعلق، 6۔ 'انقلاب' کا اجرا، 7۔ معرکہ' زمیندار' و' انقلاب'، 8۔ مسلم حقوق کا تحفظ، 9۔ نہرو رپوٹ کی مخالفت، 10۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس، 11۔ مسلم قومی وطن کے ابتدائی نقوش، 12۔ تحریکِ کشمیر 'انقلاب'، 13۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی، 14۔ جداگانہ انتخاب کی مدافعت، 15۔ 1937 کے انتخابات، 16۔ سکندر جناح معاہدہ، 17۔ علیحدہ وطن کی جانب، 18۔ پاکستان اسکیم اور مہرؔ 19۔ خضر حیات خان اور مسلم لیگ، 20۔ 1946 کے انتخابات اور پنجاب، 21۔ کیبنٹ مشن منصوبہ، 22 ۔ سکھ اور مطالبہ پاکستان، 23 ۔ ماؤنٹ بیٹن کا دورِ حکومت، 24۔ 3 جون کا منصوبۂ آزادی، 25۔ ریڈکلف ایوارڈ کے محرکات و مضمرات، 26۔ صوبۂ سرحد میں استصوابِ رائے 27۔ مہرؔ اور صبحِ آزادی ۔

19۔ مرحلہ شوق مرتب: آصف فرخی اشاعت: جون 2009

اس کتاب میں ضمیر نیازی کے ادبی مضامین کو یکجا کیا گیا ہے یہ ادبی مضامین تحقیقی مزاج کے حامل ہیں۔ مختلف زبانوں سی واقفیت کی بنیاد پر ضمیر نیازی نے مختلف زبانوں کے ادب کا براہ راست مطالعہ کیا تھا۔

21۔ رسمیات مقالہ نگاری مصنف: پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل اشاعت: مارچ 2009

یہ کتاب بنیادی طور پر تحقیق کے دوران مقالہ تحریر کرنے کے بنیادی لوازم و اصول کی آگاہی فراہم کرتی ہے ایک محقق کو کن اصولوں و قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی تحریر کو مقالے کی صورت میں ڈھالنا چاہیے وہ تمام رسمیات اس کتاب کا حصہ ہیں، جیسا کہ

عنوان کا تعین، اقتباس کا مسئلہ حوالہ درج کرنے کا طریقہ، مصنف کا نام کس طرح درج کرنا چاہیے، حاشیے اور تعلیق کا فرق، پیرا گراف کی بندش، ترتیب و تدوین کے تقاضے، حواشی، کتابیات کس طرح ترتیب دی جائیں، درست املا، اشاریہ سازی، ترتیب و تدوین کا حوالہ اور اندارج، وغیرہ وغیرہ کے مفصل بیان بھر پور ہے۔ اس کتاب کی اہمیت وافادیت مصنف کے ان الفاظ سے عیاں ہو جاتی ہے؛

''رسمیات مقالہ نگاری کے تعلق سے جو تجاویز یہاں پیش کی گئی ہیں، اردو میں اس ضمن میں عام مروجہ ضوابط اور اصولوں سے خاصے مختلف ہیں، لیکن آج کی علمی دنیامیں معاشرتی علوم میں جدید اور سائنٹیفک اصولوں اور رسمیات کے طور پر رواج میں ہیں، یہ سہل بھی ہیں اور ہر لحاظ سے مفید بھی ہیں۔ اختصار اور جامعیت ان کی سب سے خوبی ہے۔ ان رسمیات کو اختیار کرنے سے گنجائش اور محنت کا ضیاع نہیں ہوتا اور ہر مطلوبہ ماخذ اور اس کی تفصیلات بہ یک نظر سامنے آجاتی ہیں''۔ (۱۸)

اس میں شامل مظامین کی تفصیلات درجہ ذیل ہے؛

1۔ معروضات 2۔ تاریخی پس منظر 3۔رسمیات مقالہ نگاری 3.1۔ عنوان کا تعین 3.2۔اقتباس کا مسئلہ 3.3۔ مآخذ کی نشاندہی 3.4۔ حوالہ درج کرنے طریقہ 3.5۔ حوالے کا اندارج۔ مصنف کے ذیل میں یاماخذ کے ذیل میں ؟3.6۔ مصنف کا نام کس طرح درج کیا جائے 3.7۔ ترتیب و تدوین کا حوالہ اور اندارج، مصنف کے نام سے یا مرتب کے نام سے 3.8۔ کیا مختصر مقالے میں کتابیات ضروری نہیں 3.9۔ گمنام یا معلوم مصنفین کا حوالہ 3.10۔ ایک سے زائد مصنفین / مرتبین کا حوالہ 3.10.1۔ بالواسطہ حوالہ 3.11۔ مجموعہ مضامین اور رسائل میں مطبوعہ مضامین کے حوالہ 3.12۔ تراجم کے حوالے 3.13۔ حاشیے اور تعلیق کا فرق 3.14۔ ترتیب و تدوین کے تقاضے 3.14.1۔ قدیم متن کا املا اور اس کے مسائل 3.14.2۔ ترتیب و تدوین متن 3.15۔ پیرا گراف کی بندش 3.16۔ کتابیات کی ترتیب اور اس کے تقاضے 3.16.1۔کتابیات کی اصطلاح اور اس کا مفہوم 3.16.2۔ ''فہرست اسنادِ محولہ'' اور اس کی ترتیب 3.16.3۔ 'فہرست اسنادِ محولہ'' کی نئی ضابطہ بندی 3.16.4۔ مغربین مصنفین کے ناموں کا مسئلہ 3.16.5 مضامین و مقالات وغیرہ کا اندارج 3.16.6۔ نامکمل تفصیلات کی صورت میں 3.16.7۔ بعض دیگر ضروری امور 3.17۔ معیاری زبان 3.17.1۔ رموزِ اوقاف کا تعین 3.17.2۔ درست املا 3.17.3۔ صحت املا کے چند ضروری اصول اور قاعدے 3.18۔ اشاریہ اور شاریہ سازی 3.18.1۔ اشاریہ 3.18.2۔ اشاریہ سازی 3.19۔ ملخص نویسی اور انڈکسنگ 3.19.1۔ ملخص نویسی 3.19.2۔ انڈکسنگ 4۔ آخری بات 5۔ ''فہرست اسنادِ محولہ'': ایک نمونہ 5.1۔ نمونہ ضمیمہ۔ 1چند اہم اصطلاحات کی تشریح ضمیمہ۔ 2ترتیبی / تدریسی نصاب برائے تحقیق: ایک خاکہ خاکہ :اردو خاکہ :انگریزی

22۔ ڈاکٹر فیروز احمد کے مضامین ترتیب و تدوین: ڈاکٹر سید جعفر احمد اشاعت: 2009

ڈاکٹر فیروز احمد ایک سماجی مفکر ملکی سیاست و معیشت کے تجزیاکار اور کامیاب قلم کار کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں وہ ایک کامیاب ایڈیٹر بھی رہے۔ اس کتاب میں تاریخ، سیاسات، معیشت، بین الاقوامی تعلقات اور علمی مضامین کو یکجا کیا گیا ہے، ان میں بیشتر مضامین ان کے

اردو جریدے 'پاکستان فورم' میں شائع ہوئے تھے۔۔ اس کتاب کی افادیت واہمیت کے متعلق ڈاکٹر محمد وسیم (یونیورسٹی آف مینجمینٹ سائنسز لاہور) کہتے ہیں:

"ڈاکٹر فیروز ایک ہمہ گیر شخصیت اور ملکوں، طبقوں اور گروہوں کی معیشت اور سیاست کا ادراک رکھنے والے دانشور کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں، یہ خوشی کی بات ہے کہ ان کے افکار اس مجموعے کی زینت ہیں، جنہیں پڑھنے اور مرتب کرنے کے لیے ان کے احباب اور مداحین بہت عرصے سے کوشاں تھے۔ یہ انتہائی اطمینان کی بات ہے کہ ان کے مضامین کا یہ مجموعہ ایسے وقت منصہ شہود آرہاہے جب قوم کو اس کی شدید ضرورت ہے۔"(۱۹)

حاصل مقصد یہ ہے کہ جامعہ کراچی پاکستان اسٹڈیز سینٹر سے شایع ہونے والی کتب کی اشاعت کے پیچھے مقصدیت موجود رہتی آئی ہے جس کی بدولت کتب میں شایع ہونے والا مواد کا مستند ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے معاشرتی مصرف کو زیر غور رکھا گیا ہے۔ اس سینٹر سے شایع ہونے والی تمام کتب جن کا براہ اراست اگر موضوعاتی اعتبار سے دیگر مضامین کے ساتھ تعلق ہو لیکن اردو زبان میں شایع ہونے کی وجہ سے یہ تمام کتب باغ اردو کی سیر ابی میں اہم کردار ادا کر جاتی ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ پاکستانی معاشرہ اور ادب (مرتبین) ڈاکٹر سید جعفر احمد، احمد سلیم، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 1987، ص 15

۲۔ اقبال فکر اسلامی کی تشکیل جدید (مرتب) ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 2008، ص 11

۳۔ مہر النساء عزیز، جمیل الدین عالی کی تحریروں میں پاکستانیت، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 2000، ص 143

۴۔ انٹرویو، سید جعفر احمد، مورخہ 27/12/2016، ٹائیم pm3، بمقام پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی

۵۔ ایضا

۶۔ پاکستانی معاشرہ اور ادب (مرتبین) ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، احمد سلیم، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، اپریل 1987، ص 16

۷۔ جہان پاکستان، انٹرویو سید جعفر احمد، 20 جنوری 2013

۸۔ پاکستانی معاشرہ اور ادب (مرتبین) ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، احمد سلیم، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، اپریل 1987، ص 1

۹۔ اقبال فکر اسلامی کی تشکیل جدید (مرتب) ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 2008، ص 5

۱۰۔ ایضا، ص 282

۱۱۔ شہزاد منظر، پاکستان میں اردو افسانے کے پچاس سال، پاکستان اسٹڈی جامعہ کراچی، آگست 1997، ص 13

۱۲۔ ایضا، ص 9

۱۳۔ مہر النساء عزیز، جمیل الدین عالی کی تحریروں میں پاکستانیت، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 2000، ص 55

۱۴۔ پروفیسر آفاق صدیقی اور سندھی ادب (مرتبین) حبیب الرحمن، مہر النساء عزیز، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ 2000، ص 6

۱۵۔ عظمی فرخ، کراچی کے ادبی رسائل، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ 2000، ص 20

۱۶۔ ایضاً، ص58

۱۷۔ سیدہ برجیس بانو، فیض احمد فیض کی اردو صحافت، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2000، ص9

۱۸۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل، رسمیات مقالہ نگاری، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2009، ص67

۱۹۔ ڈاکٹر فیروزالدین احمد کے مضامین (ترتیب وتدوین) ڈاکٹر جعفر احمد، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، اپریل2009، ص18

کتابیات:

۱۔ پاکستانی معاشرہ اورادب، مرتبین۔ڈاکٹر سید محمد حسین جعفری، احمد سلیم، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، اپریل1987۔

۲۔ اقبال فکر اسلامی کی تشکیل جدید، مرتب۔ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی، دسمبر1988

۳۔ پاکستانیات۔1، مرتبین، ڈاکٹر سید حسین محمد جعفری، محمد علی صدیقی، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 1989

4۔ پاکستانیات۔2، مرتب، ڈاکٹر سید جعفر احمد، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 1996

5۔ شہزاد منظر، پاکستان میں اردو افسانے کے پچاس سال، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، آگست1997

6۔ مہرالنساء عزیز، جمیل الدین عالی کی تحریروں میں پاکستانیت، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2000

7۔ پروفیسر آفاق صدیقی اور سندھی ادب، مرتبین، حبیب الرحمن، مہرالنساء عزیز، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2000

۸۔ عظمیٰ فرخ، کراچی کے ادبی رسائل، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2000

۹۔ احمد سلیم، حسرت کی سیاست، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، دسمبر2000

۱۰۔ محمد علی صدیقی ڈاکٹر، تلاش اقبال، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، دسمبر2002

۱۱۔ ضمیر نیازی، صحافت پابند سلاسل، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، جنوری2004

۱۲۔ جنوں میں جتنی بھی گذری، ترتیب وتدوین؛ سید جعفر احمد، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مئی2005

۱۳۔ فیض احمد فیض اور پاکستانی ثقافت، مرتبہ شیما مجید، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مئی2006

۱۴۔ شفقت رضوی، نقیب انقلاب مولانا برکت اللہ بھوپالی، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، جون2007

۱۵۔ مبارک علی ڈاکٹر، برصغیر میں تاریخ نویسی کے رجحانات، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، دسمبر2007

۱۶۔ جہات حسرت، ترتیب وتدوین؛ ڈاکٹر سید جعفر احمد، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مئی2008

۱۷۔ محمد رضا کاظمی ڈاکٹر، تہذیب وتخلیق، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مئی2008

۱۸۔ محمد حمزہ فاروقی، مہر اور ان کا عہد، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، آگست2008

۱۹۔ اقبال فکر اسلامی کی تشکیل جدید، مرتب ڈاکٹر حسین محمد جعفری، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 2008

۲۰۔ ڈاکٹر فیروز احمد کے مضامین، ترتیب وتدوین؛ ڈاکٹر سید جعفر احمد، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، 2009

۲۱۔ معین الدین عقیل پروفیسر ڈاکٹر، رسمیات مقالا نگاری، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2009

۲۲۔ ضمیر نیازی، مرحلہ شوق، مرتب؛ آصف فرخی، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، جون2009

۲۳۔ سیدہ برجیس بانو، فیض احمد فیض کی اردو صحافت، پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی، مارچ2000